Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666

باب نمبر 16 مضمون نویسی

مضمون:

کسی موضوع کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار یا تفصیلی وضاحت مضمون کہلاتا ہے۔ مضمون نویسی کے لیے درج ذیل چند ہدایات کا جاننا بہت ضروری ہے۔

ہدایات

1- مضمون لکھنے سے پہلے اس کے بارے میں غور و فکر اور معلومات کو ذہن میں رکھیں۔
2- جہاں تک ہو سکے زبان سادہ اور الفاظ روزمرہ کے مطابق ہوں۔
3- مضمون کو مختلف پیروں میں اور عنوان کے ساتھ لکھیں۔
4- مضمون کی ترتیب کا اور آپس میں ربط کا پورا خیال رکھیں۔ ایک بات کو بار بار نہ دہرائیں۔
5- مضمون کی خوبصورتی کے لیے اشعار اور محاورات کا استعمال کریں۔
6- لکھتے وقت خیال رکھیں کہ تحریر مضمون کے متعلق ہی رہے۔
7- مضمون لکھنے کے بعد اسے ایک بار ضرور پڑھ لیں تا کہ غلطی کی گنجائش نہ رہے۔

☆ چند مضامین دیے جا رہے ہیں تا کہ آپ فائدہ اٹھا سکیں۔

مضامین

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

جو نہ ہوتا تیرا جمالہ   تو جہاں تھا خواب و خیالہ
صلو علیہ و آلہ   صلو علیہ و آلہ

انسان کی رہنمائی کے لیے رسولوں کی ضرورت:

جب سے یہ دنیا آباد ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی اور بھلائی کے لیے اس دنیا میں رسول بھیجے۔ جنہوں نے اللہ کا پیغام لوگوں کو پہنچایا کہ اللہ ایک ہے۔ صرف اس کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی کائنات کا مالک ہے۔ اللہ کے یہ پیغمبر انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کم و بیش

www.downloadclassnotes.com

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی علیہم السلام اس دنیا میں بھیجے۔ اللہ کے سب سے محبوب اور آخری نبی و رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی اس دنیا میں نہیں آئے گا۔

ولادت مبارکہ:

آپ ﷺ عرب کے معزز قبیلے قریش میں 12 ربیع الاول بمطابق 22 اپریل 571ء کو مکہ مکرمہ میں پیر کے دن پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے والد ماجد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت بی بی آمنہ تھا۔ آپ ﷺ کا نام والدہ نے احمد اور دادا نے محمد رکھا۔ آپ ﷺ کے والد آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔

بچپن:

عرب کے دستور کے مطابق آپ ﷺ کی پرورش کی ذمہ داری حضرت حلیمہ سعدیہ کو دے دی گئی۔ انہوں نے آپ ﷺ کی پرورش نہایت توجہ سے کی۔ جب آپ ﷺ کی عمر چھ سال ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ بھی انتقال فرما گئیں۔ پھر آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے کی اور دادا کی وفات کے بعد چچا حضرت ابوطالب نے کی۔

جوانی:

آپ ﷺ کی جوانی بھی آپ ﷺ کے بچپن کی طرح نہایت پاکیزہ تھی۔ نہ کبھی کسی کے ساتھ جھگڑا کیا نہ برے کھیلوں میں حصہ لیا۔ البتہ آپ ﷺ نیزہ بازی، شمشیر زنی اور گھڑ سواری جیسے مجاہدانہ کھیلوں میں حصہ لیتے تھے۔ غریبوں اور بے کسوں کی مدد کرنا آپ ﷺ کی طبیعت کا ایک حصہ تھا۔ شرم و حیا آپ ﷺ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ آپ ﷺ جوانی میں ہی صادق اور امین کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔

شادی:

حضرت بی بی خدیجہؓ ایک عزت دار، مالدار اور تاجر خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپؓ نے نبی پاک ﷺ کو اپنا کچھ سامان تجارت دے کر ملک شام روانہ کیا اور اپنا ایک غلام میسرہ بھی ساتھ کر دیا۔ جس نے واپس آ کر آپ ﷺ کی بہت تعریف کی۔ اس بات سے متاثر ہو کر حضرت بی بی خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو شادی کا پیغام دیا۔ وہ آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال اور بی بی خدیجہؓ کی عمر چالیس تھی۔

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

اعلانِ نبوت:

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے غارِ حرا میں جانا آپ ﷺ کا معمول تھا۔ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس برس کی ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور آپ ﷺ کو تمام دنیا کے لیے نبی مقرر کر دیا اور انسانیت اور بھلائی اور ہدایت کی ذمہ داری سونپی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نبوت کا اعلان کر دیا اور لوگوں کو دعوت اسلام دینا شروع کر دی۔

زبردست مخالفت اور مظالم:

آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ کا پیغام سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ایک ہے اسی کی عبادت کرو۔ بتوں کی پوجا چھوڑ دو۔ نماز پڑھو، اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اس پر کفارِ مکہ آپ ﷺ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ پر ظلم کی انتہا کر دی اور لالچ، ڈر اور خوف دلا کر آپ ﷺ کو اسلام کی تبلغ سے روکنا چاہا۔ لیکن آپ ﷺ دین حق کی تبلغ فرماتے رہے۔

ہجرت مدینہ:

جب کفارِ مکہ کے ظلم و ستم انتہا کو پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ آپ ﷺ کی آمد سے مدینہ منورہ میں ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست وجود میں آ گئی اور اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

فتح مکہ:

اس کے بعد مکہ والوں سے بہت لڑائیاں ہوئی۔ آخرکار اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمان طاقتور ہوتے گئے اور آپ ﷺ نے 8 ہجری میں اپنے دس ہزار ساتھیوں کے ساتھ مکہ پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا۔ یوں وہ شہر جہاں سے آپ ﷺ بے سروسامانی کے عالم میں نکلے تھے آج وہاں فاتح بن کر داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے بڑی فراخدلی اور عفو درگزر سے کام لیتے ہوئے اپنے دشمنوں کو معاف فرما دیا۔

تعلیماتِ نبوی ﷺ:

آپ ﷺ نے بھلائی کا سبق دیا۔ توحید، مساوات، اخوت، محبت اور بھائی چارے

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666

کے بارے میں بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں"۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کی راہ دکھائی۔ ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت و آبرو کا احترام سکھایا۔ اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کے بارے میں بتایا اور بتایا کہ ہر انسان کو قیامت کے روز اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ جو نیک لوگ ہوں گے وہ جنت میں جائیں گے اور برے اعمال والوں کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

وصال:

9 ہجری میں حضور ﷺ نے ایک لاکھ صحابہ کرامؓ کے ہمراہ حج ادا کیا اور اس موقع پر مشہور خطبہ "حجۃ الوداع" دیا جو انسانیت کے لیے کامیابی اور کامرانی کا بہترین سبق ہے۔ حج سے واپسی پر آپ ﷺ بیمار ہو گئے اور پیر کے روز 12 ربیع الاول کو اپنی جان خالق حقیقی کے سپرد کر دی۔ آپ ﷺ کا روضہ اقدس مدینہ منورہ میں ہے۔ آپ ﷺ کو حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں دفن کیا گیا۔

آپ ﷺ پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام۔ آپ ﷺ پر ہماری جانیں نثار
خلق کے سرور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

والدین کی خدمت

"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے نیک سلوک کرنے کی ہدایت کی ہے۔"

حقوق دو طرح کے ہوتے ہیں۔ اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق۔ اللہ اپنے حقوق کو تو معاف کر سکتا ہے لیکن جب تک بندے اپنے حقوق معاف نہ کر دے تو اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا اور سب سے بڑا حق والدین کا ہے۔ کیونکہ اس زمین پر والدین خدا کا عظیم تحفہ ہیں اور ان کا کوئی نعم البدل موجود نہیں ہے۔ یہ ایک بے غرض اور بے لوث رشتہ ہے۔ والدین کا حق تمام بندوں کے حق سے افضل ہے۔

والدین اور قرآن حکیم اور حدیث شریف:

قرآن حکیم میں جا بجا والدین کی خدمت اور اطاعت پر زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ "اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور مت جھڑکو اور ان کے ساتھ عزت سے بات چیت کرو۔"

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666

والدین اولاد کی پیدائش، پرورش اور دیکھ بھال کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ والدین کے بغیر بچے کی صحیح پرورش اور تربیت نہیں ہوسکتی اور انسانوں کے بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال سب سے مشکل کام ہے۔ ایک جگہ ارشاد ربانی ہے کہ ''اور میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی۔''

والدین کی خدمت جہاد سے افضل تر ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تیرے والدین زندہ ہیں'' اُس نے کہا ''جی''۔ ارشاد ہوا ''ان کی خدمت کرو''۔

ایک جگہ ارشاد ہوا ''بڑے بڑے گناہ یہ ہیں خدا کا شریک بنانا، والدین سے بدسلوکی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا''۔

اگرچہ باپ کا بھی بڑا حق ہے ایک حدیث میں ارشاد ہوا ''باپ کی ناراضی خدا کی ناراضی ہے اور باپ کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے۔''

ماں کا حق باپ سے بڑھ کر ہے کیونکہ ماں کو بچے کی خاطر باپ کے مقابلے میں زیادہ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جنت ماں کے قدموں تلے ہے''۔

باپ کے مقابلے میں ماں تین گناہ زیادہ حسن سلوک کی حقدار ہے۔ ''تمہارے خدا نے ماں کی نافرمانی تم پر حرام کردی ہے۔''

والدین کے رشتہ دار:

اولاد کا فرض ہے کہ وہ والدین کے رشتہ داروں، عزیزوں، دوستوں سب کا خیال رکھیں ان کے ساتھ ادب سے پیش آئیں اور ان کی عزت کریں۔ ایک جگہ ارشاد ہوا:

''خالہ بھی ماں کی مانند ہے۔'' ''آدمی کا چچا بھی باپ کی مانند ہے۔''

اولاد کی ذمہ داری، والدین کے لیے دعائے خیر:

دنیا کے ہر مذہب میں والدین کی اطاعت، فرمانبرداری اور ان کی خدمت کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ہم جس مذہب کے ماننے والے ہیں اس کی تعلیم بھی یہی ہے کہ والدین کی خدمت کرو۔ ان کے قدموں میں جنت کی بہاریں ہیں۔ اولاد کا فرض ہے کہ جب ان کے والدین بوڑھے ہوجائیں تو ان کے آرام و آسائش کا خیال رکھیں اور ان کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہوسکیں۔ اولاد کا فرض ہے کہ وہ والدین کی زندگی میں ان کے لیے

دعائے خیر کرے اور وفات کے بعد ان کی بخشش کی دعا کرے قرآن مجید میں یہ دعا سکھائی گئی ہے۔
"اے میرے پروردگار! ان پر رحم فرما، جس طرح انہوں نے مجھے رحمت و شفقت کے ساتھ بچپن میں پالا تھا"۔ ایک اور جگہ لکھا ہے "اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی"۔

سائنس کے کرشمے

سائنس کی ترقی:

سائنس کے معنی "جاننا" کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اسے بہت حد تک اختیار بھی دے دیا ہے کہ اپنی زندگی گزارنے کی محنت کرے۔ انسان نے سائنس کی بدولت اس قدر ترقی حاصل کر لی ہے کہ اس کے کارناموں پر حیرت ہوتی ہے۔ سائنس نے ہر شعبے میں اپنے جوہر دکھائے ہیں۔ غاروں میں رہنے والا انسان آج خلا کو تسخیر کر رہا ہے اور سمندر کا سینہ چیر رہا ہے۔

ذرائع نقل و حمل:

سائنس نے ذرائع آمدورفت اور ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ہوائی جہاز، ریل گاڑی، موٹر کار ایسے ذرائع ہیں جن کی بدولت فاصلہ سمٹ گیا اور دنیا ایک گاؤں بن کر رہ گئی ہے۔

بجلی:

سائنس کی سب سے بڑی دریافت بجلی ہے۔ جس کی ایجاد نے ہماری زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اس سے ہمارے کارخانے اور فیکٹریاں چلتی ہیں۔ یہی زراعت اور صنعت و حرفت کی ترقی کا ذریعہ ہے۔ اس کی بدولت اپنے گھر کے موسم کو ٹھنڈا یا گرم کر سکتے ہیں۔ برقی توانائی کی وجہ سے آج جگہ جگہ روشنی ہو رہی ہے۔ یہ توانائی اب ہماری زندگی کا لازمی جزو بن چکی ہے۔

سائنس اور میڈیکل:

سائنسی ترقی کی بدولت میڈیکل میں بھی حیرت انگیز تبدیلی آئی ہے۔ دل یا پھیپھڑے یا گردے خراب ہو جائیں تو اب ان کو تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے۔ جدید طریقہ علاج سے اب خطرناک بیماریوں کا علاج ممکن ہو گیا ہے۔ سائنس کی بدولت اب بیماریوں کی تشخیص اور ان کا علاج اتنا مشکل کام نہیں رہا۔

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

کمپیوٹر:

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ اس دور کی اہم ترین ایجاد ہے۔ اب زیادہ تر دفتر کے معاملات کمپیوٹر کی مدد سے حل کیے جاتے ہیں۔ ہوائی جہازوں، بحری جہازوں اور دوسرے ذرائع نقل و حمل میں بھی کمپیوٹر استعمال ہوتا ہے۔ چھپائی کا کام بھی اب تو کمپیوٹر ہی کرتا ہے اور انٹرنیٹ نے تو اس سب کو اور بھی دلچسپ بنادیا ہے۔

دفاع:

سائنسی ترقی نے ملکی دفاع کو طاقتور اور بہت مضبوط بنا دیا ہے۔ ریڈار، حساس کیمرے، طیارہ بردار جہاز، میزائل اور مصنوعی سیارے سب سائنسی ایجادات ہیں اور دفاع میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

سائنس اور آسائشات:

سائنسی ایجادات نے انسان کی زندگی کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ پہلے خواتین گھروں میں اپنے ہاتھوں سے کام کرتی تھیں اور اب وہاں مشینوں نے اپنی جگہ بنالی ہے۔ کپڑے دھونے ہوں یا کھانا پکانا ہو سب مشینوں کے ذریعے ہو رہا ہے۔ اس طرح کی ایجادات نے گھریلو زندگی کو پرسکون کر دیا ہے۔

تعلیمی سہولت:

سائنس کی بدولت تعلیم بھی عام اور سستی ہوگئی ہے۔ پریس کی ایجاد سے تمام علوم وفنون کی کتابیں ہر زبان میں عام ہوگئی ہیں۔ سائنس نے انسان کو تعلیم یافتہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

سائنس کا غلط استعمال:

سائنس کی بعض ایجادات انتہائی حد تک خطرناک ہیں۔ جن سے انسانی بقا کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ جو تفریحات سائنس نے فراہم کی ہیں ان کے غلط استعمال سے آج کی موجودہ نسل اخلاقی طور پر تباہ ہو رہی ہے۔ سائنس دانوں کو چاہیے کہ وہ ایسی ایجادات نہ کریں جو انسانی بقا کے لیے خطرہ بنیں۔

☆......☆......☆......☆

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

تاریخی مقام کی سیر

اس دفعہ ہمیں گرمیوں کی چھٹیوں کا بڑی شدت سے انتظار تھا کیوں کہ ابو جان سے وعدہ لیا ہوا تھا کہ اس بار ہمیں آپ کسی بھی تاریخی مقام کی سیر کرائیں گے۔ آخر کار چھٹیاں شروع ہو گئیں اور ہم لوگ ابو جان کے ساتھ اتوار کے دن جہانگیر اور نور جہاں کے مقبرے کی سیر کے لیے جائیں گے۔

ہم سب بہن بھائی بہت خوش تھے۔ ہم نے رات کو ہی سیر کی تیاری شروع کر دی۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد ہم سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ رات بھر نیند نہ آئی اور یہی سوچتے رہے کہ کل کا سارا دن کس قدر خوشگوار ہوگا۔ صبح اٹھ کر سب نے فجر کی نماز ادا کی اور آٹھ بجے سارا سامان گاڑی میں رکھا اور اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو گئے۔

چھٹی کا دن تھا جس کی وجہ سے سڑکوں پر کوئی خاص ہجوم نہ تھا۔ ہم تھوڑی دیر بعد ایک بڑی مسجد کے قریب سے گزرے تو ابا جان نے بتایا کہ یہ حضرت داتا گنج بخشؒ کا مزار ہے جنہوں نے دین اسلام کی اشاعت کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ تھوڑی دیر بعد بادشاہی مسجد، مینار پاکستان اور بادشاہی قلعہ کے پاس سے گزرے تو ابا جان نے کہا کہ اگلی بار ان مقامات کی سیر کے لیے آئیں گے۔ ہم دریائے راوی کے پل سے گزر رہے تھے۔ دریا میں پانی بہت کم تھا۔ دریا کے اردگرد کا منظر بہت سہانا اور دلکش تھا۔ کچھ لوگ دریا کے کنارے کھڑے اور کچھ کشتی میں سوار ہو کر سیر و تفریح میں مصروف تھے۔

ہم چند ہی لمحات میں مقبرہ جہانگیر کے صدر دروازے پر پہنچ گئے۔ ہم سب گاڑی سے اترے اور اپنا سامان اپنے ساتھ لیا۔ ابو جان نے ٹکٹ خریدے اور اس عظیم الشان اور تاریخی مقبرے میں داخل ہوئے۔ جب ہم جہانگیر کے مزار پر پہنچے تو ہم پر ایک عجب کیفیت طاری تھی۔ سارا مزار سنگ مرمر کے پتھر سے بنا ہوا تھا۔ چبوترے پر طرح طرح کے قیمتی پتھر لگے ہوئے تھے جس سے مغلیہ دور کے فن تعمیر کی بہترین عکاسی ہو رہی تھی۔ مقبرے کے چاروں کونوں پر چار برج تھے اور ہر ایک برج پر ایک مینار ہے۔ جس سے اردگرد کا سارا ماحول نظر آتا ہے۔ جا بجا پھولوں کے قطعے لگے ہوئے ہیں۔ یہاں پر سات طرح کا گلاب لگا ہوا ہے۔ ہم نے کافی دیر تک مقبرہ کی سیر کی اور بعد میں ایک جگہ چادر بچھائی اور سب نے مل کر کھانا کھایا۔

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

کھانا کھانے کے بعد ہم مقبرہ نور جہاں کی طرف چلے گئے۔ ابو جان نے بتایا کہ یہ مقبرہ بادشاہ جہانگیر نے اپنی ملکہ نور جہاں کے لیے تعمیر کروایا۔ لیکن وقت کے ساتھ اور حکومت کی لاپرواہی سے اب ان مقبروں پر بالکل توجہ نہیں دی جا رہی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان کا یہ حال ہے۔ سیر کرتے کرتے وقت کا تو پتہ ہی نہیں چلا۔ چار بج گئے اور ابو جان نے کہا کہ اب واپسی کی تیاری کریں۔ ہم ان تاریخی مقامات کی سیر سے بہت لطف اندوز ہوئے۔

حکومت کو اس قیمتی سرمایہ کی طرف توجہ دینی چاہیے تاکہ اس سے ہم فائدہ اٹھا سکیں۔

استاد کا احترام

علم و ہنر سکھانے اور تعلیم و تربیت دینے والی ہستی کو استاد کہتے ہیں۔ استاد ایک ایسی عظیم ہستی ہے۔ جس کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند ہے۔ استاد قوم کے نوجوانوں کو علوم و فنون سے آراستہ کرتا ہے اور استاد ہی نونہالانِ وطن کی تربیت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ استاد ہی ہے جو انسان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر روشنی کا راستہ دکھاتا ہے۔ استاد ہی فرد کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ معاشرے میں اپنا مقام پیدا کر سکے۔ چونکہ معاشرہ افراد سے بنتا ہے اس لیے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ استاد ہی ہے جو معاشرے کی نوک پلک سنوارتا ہے۔ یوں کہہ لیں کہ استاد کے بغیر ایک اچھا معاشرہ وجود میں نہیں آ سکتا۔ اس لیے ہمارے دین اسلام نے استاد کو بہت بلند مقام عطا کیا ہے۔

پیغمبرانہ پیشہ:

استاد ہونا ایک پیغمبرانہ پیشہ ہے کیونکہ دنیا میں جتنے بھی پیغمبر آئے وہ بگڑے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ ان کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کر کے انہیں انسانوں والی خصوصیات عطا کرتے رہے۔ اگر دنیا میں پیغمبر استاد یا معلم بن کر نہ آتے تو کائنات اندھیروں میں ڈوبی رہتی۔ ایک انسان اور جانور میں کوئی تمیز نہ ہوتی۔

محسن قوم:

استاد قوم کا محسن ہے کیونکہ انسان کی مذہبی اور دنیاوی تعلیم و تربیت کا فریضہ استاد ہی سر انجام دیتا ہے۔ وہ ایک ناسمجھ اور جاہل انسان کو دین کی پہچان کرواتا ہے۔ یہ استاد ہی ہے جو قوم کے نونہالوں کو اچھے اور برے کی پرکھ کرنے کے قابل بناتا ہے۔ اس کی شخصیت میں نکھار لاتا ہے۔ اگر استاد نہ ہو تو معاشرہ برائیوں کی آماجگاہ بن جائے۔ اور جانوروں کی طرح لڑنا شروع کر دے۔

www.downloadclassnotes.com
Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666

استاد کا مقام:

استاد کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند ہے۔ ایک حیثیت سے استاد کا مقام والدین سے بھی بڑھ جاتا ہے کیونکہ والدین بچے کی جسمانی تربیت کرتے ہیں جبکہ استاد اس کی اخلاقی اور روحانی تربیت کرتا ہے۔ چونکہ روح کو جسم پر فوقیت حاصل ہے اس لحاظ سے استاد کو والدین پر بھی فوقیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی لیے استاد کو روحانی باپ کا درجہ بھی حاصل ہے۔

معمارِ قوم:

جس طرح ایک عام معمار مکان یا کسی عمارت کو تعمیر کرتے وقت اس کی تراش خراش کرتا ہے تاکہ یہ خوبصورت دکھائی دے اسی طرح استاد بھی بچوں کی تراش خراش کرتا ہے تاکہ یہ خوبصورت دکھائی دے اسی طرح استاد بھی بچوں کی تراش خراش اور ان کی روحانی تربیت کر کے انہیں اس قابل بناتا ہے کہ وہ دوسروں کو اچھے لگیں۔ وہ انہیں گفتگو کے آداب، اچھے برے کی تمیز اور زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ وہ بچے کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے اس کے کردار کی تعمیر کرتا ہے۔ اسی لیے استاد کو معمارِ قوم کہا جاتا ہے۔

استاد کا احترام:

دنیا میں جتنے بھی نامور اور عظیم لوگ پیدا ہوئے انہوں نے استاد کی توجہ سے فیض یاب ہو کر اور اس کا ادب واحترام کر کے ہی نام کمایا ہے۔ اسی لیے استاد کا احترام ہر دور میں کیا جاتا رہا ہے اور اس کی اہمیت و عظمت کو ہر معاشرہ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ آج دنیا میں جتنی بھی قومیں ترقی یافتہ دکھائی دے رہی ہیں سب استاد کی وجہ سے ہی ہے۔ جن قوموں کو اچھے استاد مل جاتے ہیں وہ ان کی دی ہوئی تعلیم و تربیت پر عمل کر کے اور ان کی عزت و تکریم کر کے بلند مقام حاصل کر لیتی ہیں مشہور مقولہ ہے:

"با ادب بانصیب، بے ادب بے نصیب"

اسی لیے اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہم ترقی کریں اور نیک نام کمائیں تو ہمیں چاہیے کہ اساتذہ کی فرماں برداری کریں اور ان کا دل سے ادب واحترام کریں۔

حدیث مبارکہ کی روشنی میں استاد کا مقام:

"انسان کے تین باپ ہیں، والد، استاد اور سسر"۔

پھر ارشاد ہوتا ہے:

"خوشامد طالب علم کے لیے استاد کے سامنے تو جائز ہے اور کہیں جائز نہیں۔"

www.downloadclassnotes.com

فٹ بال میچ کا آنکھوں دیکھا حال

کھیل کی اہمیت:

"پڑھنے کے وقت پڑھیں اور کھیلنے کے وقت کھیلیں"۔

کھیل سے ہماری صحت اور جسم اور ذہن تندرست رہتے ہیں۔ ورزش اور کھیل دونوں سے جسمانی پٹھے مضبوط ہوتے ہیں اور جسم سڈول ہو جاتا ہے۔ صحت مند جسم اور زرخیز ذہن ہر ایک کی ضرورت ہے۔ کھیلوں سے عقل و شعور میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں سے میل جول بڑھتا ہے۔

کھیل کا میدان اور ٹیم:

فٹ بال کا گراؤنڈ 130 گز لمبا اور 50 گز چوڑا ہوتا ہے۔ دونوں ٹیموں میں گیارہ گیارہ کھلاری ہوتے ہیں۔ گراؤنڈ میں ہر ٹیم اپنے چھ (6) کھلاڑی فارورڈ، تین ہاف بیک، دو بیک اور ایک گول کیپر کی پوزیشن پر کھڑا کرتی ہے۔ ریفری گراؤنڈ کے درمیان میں فٹ بال رکھ کر سیٹی بجاتا ہے اور کھیل شروع ہو جاتا ہے۔

ایک فٹ بال میچ:

یہ ایک دوستانہ میچ تھا جو کہ ماڈل کالج فار بوائز اسلام آباد اور ماڈل پوسٹ گریجویٹ کالج اسلام آباد کے درمیان کھیلا گیا۔ میچ ٹھیک تین بجے شام شروع ہوا۔ ریفری نے سیٹی بجائی، دونوں ٹیموں کے کھلاڑی میدان میں اترے۔ تماشائیوں نے تالیاں بجا کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ آئی ایم سی بی نے ٹاس جیتا۔ کپتان نے فٹ بال گراؤنڈ کے درمیان رکھ کر "کک" لگائی اور میچ شروع ہو گیا۔ آئی ایم سی بی کا رائٹ آؤٹ بڑا ہوشیار اور چست کھلاڑی تھا۔ اس نے کئی دفعہ اکیلے گول کے قریب لے جا کر فٹ بال سنٹر فارورڈ کو دیا لیکن وہ فٹ بال گول میں نہ پھینک سکا۔ دونوں ٹیموں کے کھلاڑی ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے اور اپنے کھیل کے جوہر دکھاتے رہے۔ آخر کار آئی ایم سی بی کے دونوں فارورڈوں نے مل کر بال نیٹ میں دے مارا اور ایک گول کی برتری حاصل کر لی۔ اس ٹیم کے حامیوں نے تالیاں بجا بجا کر آسمان سر پر اٹھا لیا۔ کھیل پھر سے شروع ہوا پوسٹ گریجویٹ کالج کے سنٹر ہاف نے "کک" لگائی۔ ابھی کھیل شروع ہی ہوا تھا کہ ریفری نے ہاف ٹائم کے لیے لمبی سیٹی بجا دی۔ کھلاڑیوں نے ریفریشمنٹ میں پھل وغیرہ کھائے پانی اور جوس پیا۔

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

کھیل کا دوبارہ آغاز:

دس منٹ کے وقفے کے بعد ریفری نے سیٹی بجا کر اگلے ہاف کو شروع کرنے کا اعلان کر دیا۔ کھیل شروع ہوا تو پی جی سی کی ٹیم نے گول برابر کرنے کے لیے سرتوڑ کوششیں کی۔ اور آئی ایم سی بی کی ٹیم کو مدافعانہ کھیل کھیلنا پڑا۔ ان لمحوں میں ماڈل کالج کے لیفٹ فل بیک کا کھیل دیکھنے کے قابل تھا اس نے یقینی دو گول بچائے۔ ماڈل کالج کے رائٹ ہاف کی ایک غلطی کی وجہ سے پوسٹ گریجویٹ کے سنٹر ہاف نے آزاد کک کے ذریعے گول کر دیا۔ اب دونوں ٹیمیں برابر ہو گئیں۔

ایک بار پھر جاندار کھیل کا آغاز:

اب کھیل میں دوبارہ تیزی آ گئی۔ ہر ٹیم دوسری ٹیم کو شکست دینے پر تلی ہوئی تھی اس طرح کھیل بہت جاندار ہو گیا۔ تماشائیوں نے ٹیموں کی حوصلہ افزائی کے لیے پر جوش نعرے لگائے۔

ایک اور گول:

ماڈل کالج کی خوش قسمتی کہ کپتان نے اپنی مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاندار ''کارنر'' لگایا اور ٹیم کے ''رائٹ ان'' نے اچھل کر پھرتی سے ''ہیڈ'' کے ذریعے بال مخالف ٹیم کے نیٹ میں پھینک دیا اور اس طرح گول ہو گیا۔

کھیل کے آخری لمحات:

اب کھیل ختم ہونے میں اڑھائی منٹ باقی رہ گئے تھے۔ پوسٹ گریجویٹ کی ٹیم اب جارحانہ کھیل کھیل رہی تھی لیکن کامیاب نہیں ہو رہے تھے۔ اب پوسٹ گریجویٹ کے طرف دار تماشائی بھی حسرت آخری لمحوں کا کھیل دیکھ رہے تھے۔ ماڈل کالج کے طلبہ نے ''ہم جیت گئے، ہم جیت گئے'' کا شور مچا دیا۔ اس طرح ریفری نے کھیل ختم کرنے کا اعلان کر دیا اور ماڈل کالج اس طرح ایک گول سے میچ جیت لیا۔ جیتنے والی ٹیم ہنستے کودتے گراؤنڈ کا فاتحانہ انداز میں چکر لگا رہے تھے اور ہارنے والی ٹیم بوجھل قدموں سے واپس جا رہی تھی۔ ہار جیت تو کھیل کا حصہ ہے۔ واپسی پر تماشائی کھیل کے نازک لمحات پر اپنا اپنا تبصرہ کرتے جا رہے تھے۔

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

برسات کا موسم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر طرح کے موسموں سے نوازا ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں موسم سرما، موسم گرما، موسم خزاں اور موسم بہار کے ساتھ ساتھ برسات کا موسم بھی آتا ہے۔ برسات کا موسم جولائی سے شروع ہو کر اگست کے آخر تک رہتا ہے۔ اس موسم میں بارش رات یا دن کے کسی بھی وقت ہو جاتی ہے۔ جب جون اور جولائی کے مہینوں میں گرمی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ دن بھر سورج آگ برساتا ہے گرمی ہر شے کو جھلسا دیتی ہے۔ گرمی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ گویا دوزخ کے دروازے کھل گئے ہوں کوئی شخص گھر سے نکلنے کی جرأت نہیں کرتا۔ میدان صحرا، جنگل اور پہاڑ تیز دھوپ سے جھلس جاتے ہیں۔

موسم میں تبدیلی، کالی گھٹائیں:

شدید گرمی کی وجہ سے ہر فرد پسینے میں تر ہوتا ہے۔ لوگ بارش کی دعا مانگ رہے ہوتے ہیں جب دعا قبول ہوتی ہے تو اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ گھٹائیں جھومتی ہوئی آتی ہیں۔ سورج بادلوں میں چھپ جاتا ہے۔ اچانک ٹھنڈی ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ آسمان پر بادل چھا جاتے ہیں اور تھوڑی ہی دیر میں موسلا دھار بارش ہو جاتی ہے۔ اب لوگوں کے چہروں پر رونق تھی اور جانوروں نے بھی سکھ کا سانس لیا۔

دیہات میں منظر:

دیہاتوں میں بارش کا منظر انتہائی خوبصورت ہوتا ہے۔ موسلا دھار بارش کے بعد آسمان پر قوس قزح کے رنگ بکھر جاتے ہیں۔ دھلے ہوئے درخت اور کھیت ایسے لگتے ہیں جیسے زمین پر مخمل کی چادر بچھی ہو۔

بارش اور بچے:

بچوں کے لیے برسات کا موسم بہت خوشیاں اور دلچسپیاں لاتا ہے۔ سڑکوں پر نہاتے پھرتے ہیں۔ انہیں اس کی پروا نہیں ہوتی کہ یہ پانی انہیں نقصان پہنچائے گا۔ وہ کاغذ کی کشتیاں بنا کر پانی میں تراتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے پر پانی کے چھینٹے بھی پھینکتے ہیں اور یوں وہ خوشی سے جھوم جھوم جاتے ہیں۔

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

بارش اور نقصان:

بہت زیادہ بارشوں سے فصلیں سیراب ہونے کے بجائے تباہ ہو جاتی ہیں۔ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ جاتی ہیں۔ راستے بند ہو جاتے ہیں۔ آمدورفت متاثر ہونے سے کاروبار ٹھپ ہو جاتا ہے۔ زیادہ دیر تک زمین میں نمی رہنے سے وبائی امراض پھوٹ پڑتی ہیں۔ سیلاب آ جاتا ہے۔ مویشی ہلاک ہو جاتے ہیں اور جانی و مالی نقصان بھی ہوتا ہے۔

نئی زندگی، نعمت خداوندی:

آخر خدا خدا کر کے بارش تھمتی ہے تو لوگوں کی جان میں جان آتی ہے۔ تکلیفیں اور پریشانیاں تو ہوتی ہیں لیکن مزا بھی خوب آتا ہے۔ بارش میں نہانا، گھروں میں پکوان پکنا۔ غرض ہر طرف زندگی رقص کرتی نظر آتی ہے۔ موسم خوشگوار ہو جاتا ہے۔ بارش کے بعد ہر چیز دھل چکی ہوتی ہے۔ صاف ستھری ٹھنڈی ہوا چل رہی ہوتی ہے لگتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیے ہیں۔ بارش کا موسم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ یہ برسات کا موسم اپنی خوش نمائی سے انسانوں کو بھی سرور بخشتا ہے۔

ہمارا پیارا وطن پاکستان

ہم آنچ بھی اس دیس پہ آنے نہیں دیں گے
دشمن کو کبھی، آنکھ اٹھانے نہیں دیں گے

اسلامی جمہوریہ:

میرے پیارے وطن کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اور یہ دنیا کا واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر وجود میں آیا۔

قیام پاکستان:

متحدہ ہندوستان کو برصغیر کہتے تھے۔ پہلے یہاں ہندوؤں کی حکومت تھی۔ پھر مسلمانوں نے تقریباً ساڑھے سات سو سال تک اس ملک پر حکومت کی۔ پھر یہ قوم عیش و عشرت میں ایسی پڑی کہ انگریز ان پر قابض ہو گئے۔ یہ غلامی کا ایک بدترین دور تھا۔

جب مسلمانوں پر انگریزوں کے مظالم بہت زیادہ بڑھ گئے تو ان کے اندر غلامی کی اس زنجیر کو توڑنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اور ان میں سر سید احمد خان، مولانا حالی، سید احمد شہید جیسے رہنما پیدا

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

ہوئے۔ علامہ اقبال کی شاعری نے ان کے اندر آزادی کا زبردست جذبہ پیدا کیا۔

1930ء میں الٰہ آباد کے مقام پر علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ ملک کا مطالبہ کیا اور فرمایا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے ان پر مشتمل ایک آزاد مملکت قائم کر دی جائے۔ جہاں مسلمان اپنے مذہب اور روایات کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ علامہ اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو آزادی کے لیے جگایا اور ذاتی طور پر قائداعظم کو مسلمانوں کا لیڈر بننے پر مجبور کیا۔

23 مارچ 1940ء کو لاہور میں منٹو پارک میں مسلم لیگ کا اجلاس ہوا اور ایک قرارداد منظور ہوئی اور آخر کار قائداعظم کی قیادت میں 14 اگست 1947ء کو ہمارا پیارا وطن پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ کی صورت میں معرضِ وجود میں آ گیا۔

قیام پاکستان کا مقصد:

پاکستان کو حاصل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان اپنی اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے۔ اللہ اور رسول کریم ﷺ کے بتائے ہوئے راستوں پر چل کر اپنی زندگی گزاریں اور جو اقلیتیں ہیں وہ بھی پاکستان میں اپنے مذاہب پر چلیں اور محفوظ رہیں۔

آج کا پاکستان:

پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کے وسائل سے مالا مال کیا ہے۔ یہ ایک زرعی ملک ہے اور دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے جہاں نہری نظام ہے۔ یہاں کی آبادی کا زیادہ تر حصہ زراعت کے پیشے سے منسلک ہے۔ یہاں ہر طرح کا پھل اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔ یہاں کا چاول اور کپاس کی مانگ دنیا بھر میں ہے۔ یہاں کا کپڑا، سرجیکل آلات، کھیلوں کا سامان اور دیگر اشیا برآمد کرتا ہے۔

پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔ اس کے علاوہ پنجابی، سندھی اور پشتو وغیرہ بولی جاتی ہیں۔ قومی کھیل ہاکی ہے۔ قومی لباس شلوار قمیض ہے۔ یہاں کے لوگ بہت محنتی ہیں اور ایک دوسرے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ اب یہاں تعلیم بھی عام ہو رہی ہے۔ پاکستانی فوج دنیا کی بہترین افواج میں شمار ہوتی ہے۔ پاکستان کے چار صوبے ہیں۔ پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ، پہلے یہ سرحد کے نام سے جانا جاتا تھا۔ پاکستان کا دارالخلافہ اسلام آباد ہے۔ کراچی

www.downloadclassnotes.com
Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666

پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہاں ایک بندرگاہ بھی ہے۔ انٹرنیشنل ائیر پورٹس ہیں۔ لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، ملتان، کوئٹہ، فیصل آباد اس کے چند مشہور شہر ہیں۔

پاکستان کا محل وقوع:

یہ براعظم ایشیا میں واقع ہے۔ اپنے خاص محل وقوع کے اعتبار سے عالم اسلام میں اس کی اہمیت ہے اور اسے اسلام کا قلعہ تصور کیا جاتا ہے۔ ایٹمی طاقت ہونے کے باعث اس کی علاقائی اور بین الاقوامی اہمیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان کے شمالی علاقہ جات قدرتی حسن سے مالا مال ہیں۔ جہاں برف پوش پہاڑ اور میٹھے پانی کے چشمے سیاحوں کا دل جیت لیتے ہیں۔ صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان کے ساتھ ساتھ میلوں لمبا ساحل سمندر قدرت کا بہترین تحفہ ہے۔

ہمارا ملک اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور نعمت ہے اور بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا ہے۔ ہمیں اس کی ترقی میں بھرپور حصہ لینا چاہیے۔ پاکستان پائندہ باد۔

ہم لائے ہیں طوفان سے کشتی نکال کے
اس ملک کو رکھنا مرے بچو! سنبھال کے

طالب علم کے فرائض

طالب علم کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ سچا اور وفادار رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اسے جو وقت کے دولت عطا کی ہے اسے درست طریقے سے استعمال کرے۔ سارا وقت کھیل کود میں برباد نہ کرے۔ بلکہ کھیل کے وقت کھیلے اور پڑھائی کے پڑھائی کرے تو بعد میں اسے پچھتانا نہیں پڑے گا۔

نظم وضبط ایک طالب علم کا زندگی گزارنے کے لیے اہم جزو ہے۔ جو لوگ اس کو اپنا لیتے ہیں وہی ترقی کی راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ جو انسان اور خاص طور پر طالب علم قاعدے اور قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ وہی کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ ایک طالب علم جہاں پڑھتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اس جگہ کی عزت کرے وہاں قوانین کا احترام کرے اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے اس ادارے کا وقار مجروح ہو۔

ایک طالب علم کا فرض ہے کہ وہ اپنے اساتذہ کا دل سے احترام کرے کیونکہ استاد ہی

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

ہے جس نے اسے زندگی گزارنے کا شعور عطا کیا۔ استاد کو روحانی باپ کا درجہ حاصل ہے۔ کیونکہ یہ انسان کو زمین سے اٹھا کر آسمان تک پہنچا دیتا ہے۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ ”جس نے مجھے ایک لفظ سکھایا اس نے ساری عمر کے لیے مجھے غلام بنالیا۔“

طالب علم کا فرض ہے کہ وہ کفایت شعاری کو اپنائیں۔ فضول خرچی سے پرہیز کریں۔ اپنی خواہشات کو قابو میں رکھیں۔ اپنے دوستوں اور ہم جماعتوں کے ساتھ پیار ومحبت سے پیش آئیں۔ پڑھائی میں ان کی مدد کریں اچھے لوگوں کی صحبت اپنائیں کیونکہ ایک انسان اپنے دوستوں کی صحبت ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ آوارہ لڑکوں سے دوستی نہ کریں اور سب کے ساتھ اخلاق سے پیش آئیں تاکہ سب ان کی تعریف کریں۔

سب سے بڑھ کر ایک طالب علم کو اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے۔ متوازن غذا کا استعمال کر کے اپنی صحت اور تندرستی کا خیال رکھے۔ کیونکہ ایک صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ ہوسکتا ہے۔ ورزش کو اپنا معمول بنائیں۔ کھیلوں میں حصہ لے لیکن اپنی پڑھائی پر زیادہ توجہ دے۔ دوسری اچھی کتب کے ذریعے اپنی معلومات اور ذہنی صلاحیتوں کو بڑھائے اور اپنی معلومات میں اضافہ کرے۔

اپنی ذات اور اپنے خاندان کے فرائض کے بعد ایک طالب علم پر اپنے وطن عزیز کی خدمت کا فرض بھی عائد ہوتا ہے۔ آزادی کی نعمت کی قدر کرے۔ محنت، لگن، کوشش اور ایمانداری سے اپنے وطن کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کوشاں رہے۔ آج ہر نوجوان کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ پاکستان کو ایسے مخلص اور ایماندار خادم کی ضرورت ہے جو دل کی گہرائیوں سے اپنے ملک اور اس میں بسنے والی عوام کی خوشحالی اور بہتری کا خواہش مند ہو۔

علامہ اقبال نے فرمایا:

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

ایک جگہ فرمایا:

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

www.downloadclassnotes.com
Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666